سکوت خطابت

اے دیوِ اجل! قاطعِ برہانِ تمنا بے مطلعِ تقریر ہے، دیوانِ تمنا
عنوانِ غمِ دل ہے کہ عنوانِ تمنا اٹھا نہ یہاں زیست سے احسانِ تمنا
چپ کیوں ہے ذرا عظمتِ آدم کو صدا دے
ڈوبی ہوئی کشتی کو کنارے سے لگا دے

اے جبرِ قضا! کس کی صدا چھین لی تو نے دنیائے خطابت کے مناظر ہوئے سونے
صدیوں یہاں ڈھونڈے گی وفا ایسے نمونے پروان چڑھایا جنہیں تابندہ لہو نے
شیرینیٔ گفتار سے کردار عیاں تھا
تاثیرِ تلاوت تھی، حلاوت کا جہاں تھا

اے سیلِ فنا! تجھ سے گلہ کس کو نہیں معلوم بھی ہے کون یہ پیوند زمیں ہے
کیا تیرے لئے منزلِ احساس کہیں ہے؟ اک موج تیری عالمِ صد چیں بہ جبیں ہے
لیکن دلِ زندہ کی صدا مر نہیں سکتی
تعظیمِ محمد کی ادا مر نہیں سکتی

جس سینے میں ہو عشقِ محمد کا قرینہ دب سکتا نہیں قبر کی مٹی میں وہ سینہ
تھا کعبہ اگر دل میں تو آنکھوں میں مدینہ کیا وقت ڈبوئے گا یہاں اس کا سفینہ
وہ قلزمِ توحید کا پیراک رہے گا
باطل کا گریبان یہاں چاک رہے گا

(علامہ لطیف انور)